QAZI MUHAMMAD ZAHID AL-HUSSEINI'S BIOGRAPHY, QUR'ANIC AND COMMENTARY SERVICES

قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کے احوال وآثار اور قرآنی وتفسیری خدمات

Haroon Ahmed Sadiq, Research Scholar, Department of Quran & Tafseer, Allama Iqbal Open University Islamabad. peapattock@gmail.com/, https://orcid.org/0000-0001-7312-0722
Sana Ullah Hussain, Associate Professor, Department of Quran & Tafseer, Allama Iqbal Open University Islamabad. sana_ullah@aiou.edu.pk

ABSTRACT: *Qazi Muhammd Zahid al Hussani(Late) of District Attock was a great Quranic interpreter, narrator of Hadith, jurisprudent, orator and saint of his time. His whole family has famous for religious services. He kept his whole life busy in explain the true teaching of Islam, reviving Islam in individual and collective lives of Muslims and inculcating true spirit of Islam in Muslim Ummah. He wrote about five dozens of books which became popular among the general public. He also wrote hundreds of essays, commentaries, editorials and columns etc which were published in various newspapers and journals. His Quranic and Explanatory services hold a high status along with his other services in various fields. Allah Almighty has bestowed him with special skills and qualities in this field. His books and lectures in this regard are a rare and precious collection. His introduction, accomplishments and Quranic & it interpretive services have been thoroughly reviewed in the fowling article.*

KEYWORDS: *Qazi Muhammd Zahid Al Hussani, religious Scholar, introduction, accomplishments, Quranic & its interpretive Services.*

شخصیتیں آسمان سے بن کر نہیں آتی ہیں بلکہ وہ اپنی سیرت، اپنے اخلاق، اپنے کردار، اور اپنے مثالی کارناموں سے بنتی ہیں اور زمانے میں نام پیدا کرتی ہیں ایسی ہی ایک شخصیت حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی کی ہے اللہ نے آپ کو ہر نوع خوبیوں کا مالک بنایا تھا۔ آپ اپنے وقت کے عظیم مفسر، محدث، فقیہ، متکلم اور شیخ طریقت تھے۔ آپ ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ دین کے ہر شعبہ میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپؒ کا شمار ان صلحاء امت میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور دعوت و ارشاد ہر نوع کی دینی خدمات کی سعادت بخشی۔ تقریباً ایک صدی پر محیط آپ کی خدمات دینیہ، دعوت وارشاد، تعلیم و تبلیغ، تصنیف و تالیف اور انتھک مجاہدانہ زندگی جس کا ایک ایک لمحہ رضاالٰہی کی لیے وقف تھا۔ آپ کا شمار ضلع اٹک کے ان اکابرین میں ہوتا ہے جن کے کمالات علمی وادبی کا ایک زمانہ معترف ہے۔

آپ کا خاندان صدیوں سے علوم دینیہ کی خدمت میں مشہور ہے۔ آپ نے اپنی زندگی اسلام کی حقیقی تشریح و تعبیر، دینی تعلیمات کو زندگی میں منتقل کرنے اور مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اسلام کو کو تازہ اور امت مسلمہ کو سر گرم رکھنے میں مصروف رکھی۔ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جو کہ آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ تاریخ گواہ ہے وہ ہی لوگ کامیاب ہوئے اور عزت پائی جنہوں نے نہ صرف خود اس پر عمل کیا بلکہ صحیح معنوں میں لوگوں کو اس کی بابت سکھایا۔ قرآن مجید کی

خدمت کرنے والوں میں ایک نام حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی کا بھی ہے۔ زیر نظر مقالہ میں آپ کے احوال و آثار اور آپ کی قرآ
نی و
تفسیری خدمات کا جامع طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔

ولادت

آپؒ کی تاریخ پیدائش مقامی سکول ریکارڈ کے مطابق 6 ربیع اول 1331ھ یکم فروری 1913ء بروز ہفتہ ہے۔[1]
ایک انٹرویو میں آپؒ فرماتے ہیں کہ گاؤں کی بوڑھی مستورات سے سنا تھا کہ وہ عید قربان کا دن تھا، مقام پیدائش شمس آباد، تحصیل حضرو، ضلع اٹک ہے۔[2]

نام ونسب

آپؒ کا نام قاضی محمد زاہد الحسینی بن قاضی غلام جیلانی تھا۔آپ کے آباؤ اجداد حضرت خواجہ گیسودرازؒ کی اولاد سے تھے آپؒ کے داد قاضی نادر الدینؒ صوفی منش شاعر تھے۔آپ کے والد ماجد مولانا قاضی غلام جیلانیؒ پچاس سے زیادہ کتب کے مصنف، شیخ طریقت، مناظر اور اپنے وقت کے محقق عالم دین تھے۔آپؒ کے والد محترم کی دینی و علمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امام احمد رضا خان بریلوی(م:1339ھ/1921ء)[3] نے "محی الدین" کا لقب دیا تھا۔[4]

تعلیم

آپؒ نے عصری تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ درس نظامی اپنے والد محترم اور عم محترمؒ سے پڑھتے رہے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد اپنے علاقے کے جید علماء کرام مولانا عبدالرحمن صاحب شاگرد رشید حضرت شیخ الہندؒ مولانا سعید الدین صاحب شاگرد رشید مولانا عبدالحی لکھنویؒ سے وسطانی کتابیں پڑھیں۔[5] 1928ء میں ورنیکلر مڈل سکول شمس آباد (تحصیل حضرو) سے مڈل پاس کیا پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔[6] اعلی تعلیم کے لیے 1930ء میں برصغیر کی مشہور دینی درسگاہ دارلعلوم "مظاہر العلوم" سہارنپور تشریف لے گئے وہاں آپؒ نے اس وقت کے جید اساتذہ کرام کے فیوضات علمیہ سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد آپ محدث عصر حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ (م :1351ھ/1933ء)[7] سے استفادہ کے لیے "ڈابھیل" تشریف لے گئے جہاں آپ نے حضرت شاہ صاحب سے بخاری شریف کا سماع کیا۔ علاوہ ازیں مولانا بدر عالم میرٹھیؒ(م: 1385ھ/1965ء)۔ اور دیگر اساتذہ سے درس نظامی کی کتب پڑھیں۔اس دوران آپ نے مولانا محمد حسینؒ(حضرو) سے فلسفہ کی مشہور کتاب "صدرا" پڑھی اور کتاب کا ترجمہ اور تشریح "الببدر لحل الصدرا" کے نام سے لکھی جو 1936ء میں طبع ہو کر علمی حلقوں سے خراج عقیدت حاصل کر چکی ہے۔ دور طالبعلمی میں یہ آپ کا گرانقدر علمی کارنامہ تھا۔1932ء میں دارالعلوم دیوبند میں

دورہ حدیث میں داخلہ لے لیا۔وہاں پر بخاری اور ترمذی اس وقت کے شیخ عرب و عجم شیخ السلام حضرت مدنیؒ (م:1377ھ/ 1957ء)[8] سے پڑھی۔آپ کو ان سے بیعت کا شرف بھی حاصل ہے۔[9]

خدمات آپ 23فروری 1935ء کو دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصلکرنے کے بعد واپس اپنے گاؤں شمس آباد آ گئے اور "مدرسہ محمدیہ "کی بنیادر کھی۔اللہ تعالی نے افہام و تفہیم اور فصاحت بلاغت کا ملکہ عطا کیا تھا۔عظیم علمی خوبیوں والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کی شفقتوں کی برکت سے طلباء دور دور سے آتے۔ یہاں آپ نے بخاری سے لے کر کافیہ تک علوم وفنون کی تمام کتب پڑھائیں۔ تعلیم و تدریس کے ساتھ علاقہ کی مذہبی ضرویات کا خیال بھی رکھا باطل کا مقابلہ بھی فرمایا[10] فراغت دارالعلوم کے بعد 12سال "مدرسہ محمدیہ " شمس آباد میں مدرس و خطیب اور پھر تین سال مرکزی جامع مسجد اٹک میں خطیب رہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی (م :1372ھ/1953ء)[11] کے ارشاد پر 1953ء میں بطور عربی پروفیسر کے امتیازی تقرر ہوا۔چھ ماہ ڈگری کالج ڈیرہ اسماعیل خان، نو سال ڈگری کالج ایبٹ آباد،اور دس سال ڈگری کالج اٹک میں کام کیا۔[12]

دارالعلوم اکوڑہ خٹک میں ترمذی اور بخاری کے اسباق پڑھاتے رہے۔1939ء میں پہلی بار حج کی سعادت کے لیے تشریف لے گئے اور وہیں عبید اللہ سندھی سے ملاقات ہوئی،دوسری بار 1952ءاور تیسری بار 1974ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔[13] 1972ء میں آپ گورنمنٹ ڈگری کالج اٹک سے ریٹائر ہوئے۔ریٹائرمنٹ کے بعد اٹک شہر میں "جامعہ مدنیہ 'کی بنیاد رکھی اور شب روز اپنے قائم کردہ دارالعلوم اور اپنی مسجد میں مصروف تدریس و تصنیف رہتے تھے۔کیونکہ آپ کے تقدس کا شہرہ دور دور تک پھیل چکا تھا اس لیے دعا کرانے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔بعض لوگ حلقہ ارادت میں شامل ہونے پر اصرار کرتے آپ انہیں مایوس نہ کرتے اور اپنے مریدوں میں شامل کر لیتے۔[14]

1974ء میں پہلی موتمر اسلامی کانفرنس جو کہ نوابزادہ لیاقت علی خان کی زیر صدارت ہوئی آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ پاکستان میں اس وقت سعودی سفیر عبدالحمید خطیبؒ کے ساتھ مل کر پاکستان کے کئی ملکی اور ملی مسائل حل کیے۔ پاکستان کے آئین کی تدوین میں حصہ لیا۔1949ء میں نیشنل اقتصادی کانفرنس میں شرکت کی، پاکستان میں اہلسنت کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنائی جانے والی "تنظیم اہلسنت" کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔1974ء سے پہلے لکھنؤ سے نکلنے والے ایک ہفت روزہ "پیام اسلام" کے لئے بحیثیت مدیر اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔1953ء میں اٹک سے ایک ہفت روزہ "اذان" جاری کیا جو 1954ء تک جاری رہا۔ 1971ء میں ماہنامہ "الارشاد" جاری کیا جو 1981ء تک جاری رہا۔وقتی سیاسی ضروریات میں بھی ہمیشہ علمائے حق کا ساتھ دیا۔[15]

اولاد اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور چار صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔ سب آپ کے حسن تربیت، علم و تقویٰ میں اپنی مثال آپ ہیں۔ مخلوق خدا آپ کے روحانی فیض سے منور ہوئی۔ اپنے اکابر کے طرح آپ بھی منازل سلوک کی تکمیل کرنے والوں کو خلافت واجازت سے نوازتے رہے۔ آپ نے تیرہ خوش نصیبوں کو اپنا مجاز فرمایا جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی (اٹک شہر)، ۲۔ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید اللہ جان (پشاور)

۳۔ حضرت مولانا محمد سلیمان (ٹیکسلا)، ۴۔ حضرت مولانا محمد زمان (بنوں)

۵۔ حضرت کرنل جمیل، کرک (کوہاٹ)، ۶۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن شور کوٹ (جھنگ)

۷۔ حافظ نثار احمد حسینی (حضرو)، ۸۔ حضرت حاجی عبد العزیزؒ (ایبٹ آباد)

۹۔ حضرت مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی (اٹک شہر)، ۱۰۔ حضرت مولانا محمد ادریس (اسلام آباد)

۱۱۔ حضرت مولانا قاری غلام نبی افغانی (افغانستان)، ۱۲۔ حضرت حافظ عطاء اللہ (وہاڑی)۔[16]

تصنیفات اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو شروع سے ہی درس قرآن وحدیث کی دولت سے نوازا تھا کئی مقامات پر ماہانہ درس قرآن ہوتا ہے جس میں منزل انوار القرآن واہ کینٹ کا درس امتیازی شان رکھتا ہے، جس کی کچھ جلدیں طبع بھی ہو چکی ہیں۔ آپؒ نے بیس کے قریب مختلف قرآنی اسالیب پر علمی کتابیں لکھیں اور حیات متعمار میں جہاں بھی رہے درس قرآن مجید کا ناغہ نہ فرمایا بلکہ ایبٹ آباد کے قیام کے زمانہ میں تو دن میں تین تین مقامات پر عرصہ دراز تک درس ارشاد فرماتے رہے۔ شمش آباد، ڈلوال،

کوہاٹ، تربیلہ، ٹیکسلا، نوشہرہ، سنجوال، پشاور، لارنس پور، کامرہ، واہ کینٹ اور اٹک کے در و دیوار آج بھی آپ کے زمزمہ ہائے قرآن کے گواہ ہیں۔ واہ کینٹ میں 23 سال (1964 سے 1997) پابندی سے درس قرآن مجید دیا یہاں تک کہ اس عرصہ میں ایک درس کا بھی ناغہ نہ ہوا۔[17] 1972ء میں سبکدوش ہوئے تو اور ایک تصنیفی ادارہ پہلے سے ہی قائم تھا جس میں آپ کی تالیفات اور تصنیفات کی اشاعت ہو رہی تھی۔

آپؒ تفسیر، حدیث، فقہ، عربی ادب، اسلامی تاریخ اور فن رجال میں مہارت رکھتے تھے برصغیر میں دیوبند مکتبہ فکر کے اہم علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپؒ نے اکابرین کی کتب پر اکتفا اور انحصار نہیں کیا بلکہ ذوق تجسس تحقیق آشنا ہونے کی وجہ سے اپنا الگ راستہ چنا اور الگ مقام بنایا۔ آپ اکسٹھ کتب کے مصنف ہیں۔

قرآنیات

۱۔ آسان تفسیر تا سورہ اعراف، ۲۔ درس قرآن عزیز، واہ کینٹ 17 جلد مطبوعہ، 11 جلد غیر مطبوعہ

۳۔ العطاء والنوال فی درس سنجوال، ۴۔ آسمانی نظام آبادی، انسانی نظام بربادی

۵۔ تحفہ نور الکتاب از جانب احباب کوہاٹ، ۶۔ من الظلمت الی النور، فی درس داؤد نور

۷۔ حفاظت قرآن شریف از فتنہ تحریف، ۸۔ قواعد ترجمۃ القرآن

۹۔ معارف القرآن، ۱۰۔ رہنمائے ترجمہ القرآن

۱۱۔ ضرورۃ القرآن، ۱۲۔ احکام القرآن ۱۳۔ تذکرۃ المفسرین (اردو، انگریزی)

لسانیات

۱۔ دینی لغات، ۲۔ محبوب زبان

حدیث

۱۔ الرسالۃ المدنیۃ (عربی)، ۲۔ ضرورت حدیث، ۳۔ روح الباری علی تراجم البخاری (اردو)،

۴۔ انوار الحدیث، کل 28 جلدیں (مطبوعہ ایک جلد، جلد دوم زیر طباعت)، ۵۔ سدا بہار،

۶۔ زاد آخرت، ۷۔ درس حدیث (اٹک)، ۸۔ مقدمہ انوار المشکوۃ، ۹۔ جواہر البخاری (پارہ اول)

فقہ و اصول فقہ

۱۔ خلاصہ فقہ حنفی، ۲۔ اصول حسینی، ۳۔ برکات وضوء

۴۔ آئین وراثت (مدلل)، ۵۔ فقہ اسلامی

علم الکلام

۱۔ شرح عقائد نسفی کا اردو ترجمہ "احسن الفوئد"

فلسفہ قدیم

۱۔ البدر الحل الصدرا

تصوف

۱۔ نجات دارین، ۲۔ روحانی تحفہ (اردو و پشتو)،

۳۔ شجرۃ الحسینیہ صابریہ چشتیہ، ۴۔ کشکول رحمت

تاریخ و سیرت

۱۔ تذکرہ دیار حبیب (اردو ترجمہ "وفاء الوفاء" جلد 1)، ۲۔ رحمت کائنات

۳۔ با محمد با وقار، ۴۔ شان رسول ﷺ (اردو، گجراتی)، ۵۔ شان صحابہ کرام

۶۔ دینی مدارس کی خدمات، ۷۔ مقام محمود، ۸۔ سیرت صحابہ

وظائف

۱۔ آغوش رحمت، ۲۔ دامان رحمت، ۳۔ روحانی گلدستہ، ۴۔ ظل رحمانی

تردید فرق باطلہ

۱۔ عقائد حقہ، ۲۔ درہ زاہدیہ بر فرقہ احمدیہ، ۳۔ قادیانی کیوں کافر ہیں؟
۴۔ اصلاح رسوم، ۵۔ خلافت اولیٰ

متفرقات

۱۔ بھوک اور اسلام، ۲۔ گانا بجانا (قرآن وحدیث کی روشنی میں)، ۳۔ فرائض والدین
۴۔ انمول موتی، ۵۔ اپنی امت کے نام حضرت مسیحؑ کا پیغام، ۶۔ رحمتوں کا خزانہ
۷۔ سنت الانبیاء علیھم السلام، ۸۔ حج بیت اللہ وزیارۃ الرسول ﷺ، ۹۔ پاک بند۔ (۲۵)

قرآنی و تفسیری خدمات

قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کا شمار تحصیل حضرو، ضلع اٹک کے علماء وصاحب تصنیف شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپؒ کی قرآنی علوم و تفسیر میں خدمات ایک مقام و مرتبہ رکھتی ہیں۔ خاص طور پر اس شعبہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی صلاحیتوں سے نوازہ تھا اس سلسلہ میں آپ کی کتب اور دروس ایک نادر اور قیمتی ذخیرہ ہے۔ قرآن و تفسیر قرآن مجید کے حوالے سے آپ کی خدمات درج ذیل ہیں۔

۱۔ تفسیر تعلیم القرآن، ۲۔ آسان تفسیر، ۳۔ رہنمائے ترجمہ قرآن کریم، ۴۔ معارف القرآن، ۵۔ ہدیہ الفقیر فی خدمت طلباء تفسیر، ۶۔ حفاظت قرآن شریف از فتنہ تحریف، ۷۔ عقلمند کا کردار، ۸۔ آسمانی نظام آبادی انسانی نظام بربادی، ۹۔ نور الکتاب، ۱۰۔ نور البیان لحل لغات القرآن، ۱۱۔ ضرورت القرآن، ۱۲۔ قواعد ترجمہ القرآن، ۱۳۔ احکام القرآن (کامل)، ۱۴۔ قرآن کی آڑ میں (فتنوں کا تعاقب) صفحات 22۔ غیر مطبوعہ، ۱۵۔ مقدمہ تفسیر خواتین (خواتین کے لیے قرآن پاک کی تفسیر) صفحات 12۔ کیمبل پور اٹک، ۱۶۔ نور القرآن (علوم القرآن کے موضوع پر لکھی گئی) مطبوعہ (اب نایاب ہے)، ۱۷۔ دروس القرآن

تفسیر تعلیم القرآن تفسیر تعلیم القرآن (سورہ البقرہ) پہلا پارہ اول دوم الگ الگ شائع ہوا جن کو ڈائریکٹر تعلیمات پشاور سرکلر نمبر 5395-5042 مجریہ 22 ستمبر 1960ء کے تحت سکولوں اور کالجز کے لیے منظور کیا۔ مکمل سورۃ البقرہ پہلی بار 20 فروری 1961ء کو شائع ہوئی بعد میں یہ نام تبدیل کر کے "آسان تفسیر" رکھ دیا گیا۔[18]

آسان تفسیر قرآن کریم کا اعجاز ہے اس کی ہزاروں تفاسیر لکھی گئی ہیں مگر پھر بھی ایسی تفسیر کی ضرورت تھی جو مختصر، آسان اور تفصیلی مباحث سے علیحدہ ہو کر قرآن عزیز کو اسی طرح سمجھانے کی رہنما ہو جس طرح صحابہ کرام نے سمجھا تھا۔ آسان تفسیر سے یہ ضرورت پوری ہو رہی ہے آسانی کے لیے علیحدہ علیحدہ سورتوں کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ تاحال سورۃ فاتحہ سے لیکر سورہ الاعراف تک طبع ہو چکی ہیں

[1]۔ آسان تفسیر (سورۃ فاتحہ والبقرہ) دارالاشاد اٹک باراول 1961ء، صفحات: 327۔

[2]۔ آسان تفسیر (سورۃ آل عمران) دارالاشاد اٹک، بار سوم 1985ء، صفحات: 184۔

[3]۔ آسان تفسیر (سورۃ النساء) دارالاشاد اٹک، بار دوم 1978ء، صفحات: 224۔

[4]۔ آسان تفسیر (سورۃ المائدہ) دارالاشاد اٹک، باراول 1982ء، صفحات: 223۔

[5]۔ آسان تفسیر (سورۃ الانعام) دارالاشاد اٹک، باراول 1984ء، صفحات: 239۔

[6]۔ آسان تفسیر (سورۃ الاعراف) دارالاشاد اٹک، باراول 1989ء، صفحات: 255۔

رہنمائے ترجمہ قرآن کریم "رہنمائے ترجمہ قرآن کریم" کو قاضی محمد زاہد الحسینیؒ اور حافظ نذر احمدؒ نے مرتب کیا۔ کتاب کو تعلیم القرآن ٹرسٹ راہو والی گوجرانوالہ نے جمادی الثانی 1389ھ/اگست 1969ء میں کو شائع کیا جو کہ 124 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لیے ضروری قواعد اور عربی گرائمر کا خلاصہ لکھا گیا ہے۔ اب یہ رسالہ کتاب "معارف القرآن" کا حصہ ہے۔[19]

معارف القرآن مولانا محمد قاضی زاہد الحسینی کی کتاب معارف القرآن طبع سوم کو دارالارشاد اٹک شہر نے محرم 1422ھ/2001ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں قرآن عزیز کے مضامین اور ان تمام مباحث کو پہلی بار اردو زبان میں جمع کیا گیا ہے۔ جو متقدمین علماء نے اصول تفسیر کے لیے لازمی قرار دی ہیں۔ علامہ برہان الدین زرکشی رحمہ اللہ اور علامہ جلال الدین رحمہ اللہ نے ان پر مفصل اور مدلل کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ مگر اردو زبان کا دامن تاحال اس اہم موضوع سے بالکل خالی تھا۔ قاضی صاحب نے اس پر جامع طور پر قلم اٹھایا۔ کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب چوتھی بار طبع ہو چکی ہے اور پشاور یونیورسٹی کے ایم اے کے نصاب اسلامیات میں داخل ہے۔

معارف القرآن پر شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی دامت براکاتہم کا مکتوب گرامی بھی ملاحظہ ہو۔

"آپ درس قرآن کے دوران شرکاء دروس کو علوم القرآن سے متعلق مباحث املاء کرایا کرتے تھے اور یہ ہی املاء کردہ فوائد اس کتاب کی اصل بنیاد ہیں۔ پھر آپ نے اس کے ترمیم واضافے کو جاری رکھا یہاں تک کہ یہ ضخیم کتاب وجود میں آگئی۔

اس کتاب میں قرآن کریم کے مختلف پہلوؤں پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ آیات کے شان نزول، ربط و مناسبت، مکی و مدنی سورتوں کی تفصیل، نزول وحی کی کیفیات، قرآن کریم کے بنیادی مقصد پر دل نشین پیرائے میں مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ قرآن کریم کے ترجے اور تفسیر کے اصولوں پر سیر حاصل نشاندہی کی گئی ہے جو قرآن کریم کے ترجمے اور تفسیر میں ملحوظ رکھنا ضروری ہیں"۔[۳۴]

ہدیہ الفقیر فی خدمت طلباء تفسیر قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کی کتاب "ہدیہ الفقیر فی خدمت طلبہ تفسیر "آج کل کی مختصر زندگی میں جو طلباء اور علمائے کرام ترجمہ و تفسیر کو آسان طریقے پر سمجھے کا شوق مند ہوں ان کے لیے مختصر مگر جامع رسالہ بہت مفید ہے۔

حفاظت قرآن شریف از فتنہ تحریف قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کی کتاب "حفاظت قرآن مجید از فتنہ تحریف" کو انجمن اشاعت قرآن و حدیث، اٹک نے طبع اول دسمبر 1990ء میں شائع کیا۔ کتاب 48 صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب فتنہ تحریف قرآن کے رد میں لکھی گئی۔ آج کل ملک میں ایک نیا فتنہ آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے۔ اکثر رسائل اور اخبارات قرآن عزیز کے عربی کے بغیر اردو ترجمہ کو قرآن کا نام دے کر تحریر کر رہے ہیں۔ اس سے خطرہ ہے کہ قرآن شریف میں تحریف کا دروازہ کھل جائے گا۔ اس مختصر مگر جامع رسالہ میں اس فتنہ سے آگاہ کیا گیا ہے۔[20]

نور الکتاب "نور الکتاب" قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کے دروس القرآن کے تسلسل کی ایک کڑی ہے یہ کوہاٹ کا ایک درس قران عزیز ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ نور ایمان قرآن سے ہی مل سکتا ہے۔

نور البیان لحل لغات القرآن قاضی محمد زاہد الحسینی کی کتاب "نور البیان لحل لغات القرآن" کو دار الارشاد اٹک نے شائع کیا۔ کتاب میں قرآن عزیز کے مشکل کلمات کی وضاحت کی گئی ہے۔ قرآن عزیز عربی زبان میں ہے اس میں کئی کلمات ایسے ہیں کہ ان کا تلفظ، رسم الخط ایک جیسا ہے مگر معانی میں بہت فرق ہے۔ بعض میں معمولی فرق ہے مگر معنی میں زیادہ فرق ہے مراد الگ الگ ہے۔ غیر مسلم مصنفین نے تو لاعلمی کی وجہ سے اور خود مسلمان مصنفین نے بھی کم علمی کی وجہ سے لغات القرآن میں غلط ترجمے کیے۔ اس رسالہ میں غیر مسلموں کی اغلاط پر تنبیہ کے ساتھ ساتھ ایسے تمام قرآنی کلمات کی فہرست درج کر دی گئی ہے جس کا مطالعہ ہر اس مسلمان کے لیے ضروری ہے جو قرآن عزیز کا ترجمہ سمجھنے کا شوق مند ہو۔

تذکرۃ مفسرین قاضی محمد زاہد الحسینی کی کتاب تذکرۃ مفسرین شعبان المعظم 1401ھ/1980ء، بار دوم کو دار لارشاد، اٹک شہر نے شائع کیا۔ کتاب 232 اوراق پر مشتمل ہے۔ کتاب میں عنوان کتاب کی مناسبت سے پہلی صدی ہجری سے لے کر چودھویں صدی ہجری کے مفسرین کے اسمائے گرامی اور احوال و تصانیف کو بہ ترتیب زمانی مدون کرنے کے ساتھ ساتھ ان مفسرین قرآن عزیز کی خدمات کا بھی اجمالی ذکر کیا گیا ہے جو تا حال حیات ہیں۔ موضوع کے حوالے سے کتاب میں صرف ان مفسرین قرآن عظیم کا ذکر کیا گیا ہے جنھوں نے تفاسیر مرتب فرمائیں ہیں یا درس تفسیر دیا ہے اور صرف ان تفاسیر کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا ہے جو متداول اور مشہور

ہیں جیسے زمحشری کی تفسیر کشاف، بیضادی اور تفسیر جلالین وغیرہ۔ کتاب کا شمار اردو زبان کے حوالے سے اپنے دور کی اولین کتب میں ہوتا ہے۔ کتاب کے شروع میں "ماخذ تذکرہ مفسرین" کے عنوان سے ان تمام ماخذات کا ذکر کر دیا گیا ہے جن سے کتاب لکھنے کے سلسلے میں مصنف نے استفادہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں تمام مفسرین کے حالات و تصانیف اس قدر واضح ہیں کہ اس کو مفسرین کا انسائیکلوپیڈیا کہا جا سکتا ہے۔ علوم تفسیر کے حوالے سے کتاب کے شروع میں مقدمہ برائے تعارف علوم تفسیر بھی درج ہے جس میں تفسیر کی جامع تعریف، محکم، تاویل و تفسیر اور تحریف میں فرق، تفسیر کی اقسام، وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں ان مفسرین قرآن عزیز کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو خود تو مستقل تفسیر مرتب نہیں کر سکے مگر تفسر قرآن کریم کے حوالے سے علمی معاونت فرمائی ہے جیسے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے اپنے شیخ الہند کے ترجمہ قرآن عزیز میں آپ کے مذاکرات کا دخل عظیم ہے۔ بعض مفسرین کرام کے فقہی مسلک کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ کتاب میں بعض مفسرین کے حالات مفصل بیان کیے گئے ہیں جبکہ بعض کے بہت تفصیل سے نہیں ہیں جس کا تذکرہ مصنف نے مقدمہ میں کر دیا ہے کہ جس حد تک رسائی ہوئی وہ لکھ دیے گئے ہیں۔ کتاب میں پہلی صدی سے لیکر چودھویں صدی تک تقریباً ایک ہزار دور کے مفسرین قرآن عظیم جن کی تعداد ہے 604 ہے کا تذکرہ گیا گیا ہے۔

قرآنی علوم و معارف اور کتب تفسیر کے احوال سے شغف رکھنے والے حضرات کے لیے ایک نہایت ہی قیمتی اور مفید کتاب ہے۔

ضرورت القرآن مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کی کتاب ضرورت القرآن جسکو دار اشاعت و تبلیغ، شمس آباد، اٹک نے شائع کیا۔ ،کتاب 492 صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب میں درج ذیل سوالات کے تشفی جوابات دیکر ضرورت قرآن مجید کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ 1۔ دنیا کو قرآن مجید کی کیا ضرورت ہے ؟ 2۔ قرآن مجید دنیا کی کتابوں سے کیوں اعلیٰ ہے ؟ 3۔ قرآن مجید انسانیت کا کمیاب رہنما کیوں ؟

اس کتاب میں شیخ التفسیر، حضرت مولانا احمد علی لاہوری، مولانا شمس الدین افغانی، مولانا شاہ عبدالرحمن، مولانا سید گل بادشاہ، مولونا سید محمد داود غزنوی، مولانا عبدالحق، مولانا عبد لاماجد دریا آبادی، مولانا سید سلمان ندوی، جیسے اکابر علمائے کرام کی تقاریط ثبت ہیں۔ (ماہانامہ دارالعلوم دیوبند (انڈیا)، اگست 1957ء، ص 43۔44 پر مولانا انور شاہ کاشمیری کے قلم سے اس کتاب پر تبصرہ شائع ہوا تھا۔

یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے نہ صرف تعلیمات قرآنی کی راہ نما ہے بلکہ اس میں توراۃ، انجیل، اور بعض دوسرے قوانین کا مطالعہ کرکے بتایا گیا ہے کہ انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک کے تمام مسائل کا حل صرف اور صرف قرآن عزیز میں ہی ہے۔ پاکستان کے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو کالجز کے نصاب تعلیم میں داخل کرنے کی بھرپور سفارش کی تھی۔

قواعد ترجمہ القرآن مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کی کتاب "قواعد ترجمہ القرآن"، بار سوم کو دار الارشاد اٹک نے 1976ء میں شائع کیا کتاب 310 صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے بنیادی اصولوں پر مشتمل ہے۔ کتاب میں ان قواعد و ضوابط کو مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے جن کے مطالعہ سے ترجمہ قرآن عزیز سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ کتاب کا تعارف سید سلیمان ندویؒ کے قلم سے ہے۔ "قواعد ترجمۃ القرآن" مطبوعہ 1952ء کے لیے سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کر رائے:۔

"قرآن پاک سے مسائل کا استنباط اور اجتہاد کے لیے عربی زبان و اصول و قواعد کی بڑی واقفیت اور لغت کی بڑی تحقیق کی اور اصول فقہ اور مبادی فہم القرآن جاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قاضی صاحب نے اس سلسلہ میں یہ رسالہ لکھا ہے جس میں زبان و محاورہ اور قواعد و اصول زبان کے بہت سے ایسے نکات جمع کر دیے ہیں جو عام کتابوں میں نہیں ملتے۔ فہم القرآن کے شائقین کے لیے ان کا جاننا ضروری ہے"۔[21] "ماہنامہ دار العلوم دیوبند" (انڈیا) اگست 1975ء، صفحہ 43-44 پر مولانا انور شاہ کشمیری کے قلم سے اس کتاب پر تبصرہ بھی شائع ہوا تھا۔

احکام القرآن (کامل) قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کی کتاب "احکام القرآن" کو ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا۔ کتاب 381 صفحات پر مشتمل۔ کتاب میں قرآن مجید کی آیات احکام (عقائد، عبادات، و معاملات) زیر بحث لائے گئے ہیں قرآن مجید کی آیات احکام کی آسان اردو تفسیر ہے۔[22]

دروس قرآن حکیم: قاضی محمد زاہد الحسینیؒ نے دار لعلوم دیوبند سے سند فضیلت کے بعد درس قرآن کو ذریعہ دعوت بنایا۔ آپ درس و تدریس کی مشغولیت یا سرکاری ملازمت کے ساتھ جہاں بھی رہے درس قرآن مجید کا سلسلہ مستقل جاری رکھا۔ آپ کا درس مختصر، سادہ زبان میں وقت کی ضرورت اور اہم مسائل کو قرآنی احکام سے بیان کرنے پر مشتمل ہوتا تھا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ خواص و عام نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ درس قرآن مجید آپ کی زندگی کا اہم حصہ تھا۔ اس میں آپ نے کبھی کوئی کمی کہ نہ ہی ناغہ۔ درس قرآن مجید کی تفصل آپ نے اپنے ایک انٹرویو میں خود یہ ارشاد فرمائی۔

i۔ عقلمند کا کردار: قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کی مختصر کتاب "عقلمند کا کردار" آپ کے دروس القرآن جو کہ آپ نے منزل انوار القرآن ایبٹ آباد میں دیے کے تسلسل کی ایک کڑی ہے۔ جسے محمد عثمان غنی نے 1990 میں مرتب کر کے طبع کرایا۔ 32 صفحات پر مشتمل ایک مختصر کتابی رسالہ ہے جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں عقلمند کون ہے۔[23]

ii۔ آسمانی نظام آبادی انسانی نظام بربادی: قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کی کتاب "آسمانی نظام آبادی انسانی نظام بربادی" آپ کے دروس القرآن جو کہ آپ نے منزل انوار القرآن ایبٹ آباد میں دیے کے تسلسل کی ایک کڑی ہے۔ جسے محمد عثمان غنی نے مرتب کر کے طبع اول

کو مارچ 1990ء میں طبع کرایا۔ 31 صفحات پر مشتمل اس مختصر کتابی رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آج ساری بربادی اسی لیے ہے کہ قرآن عزیز سے مسلمان عملی طور پر کٹ چکا ہے اگر آبادی چاہتا ہے تو اسے صرف قرآنی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا۔

iii۔**انسان کا بدخواہ (حصہ اول)**: ایچ ایم سی میں سورۃ الہٰکم التکاثر کا درس، مرتبہ محمد عثمان غنی، صفحات: 40

iv۔**انسان کا بدخواہ (حصہ دوم)**: ایچ ایم سی میں سورۃ الہٰکم التکاثر کا درس، مرتبہ محمد عثمان غنی، صفحات: 40

v۔انسان **اور انسانیت**: ایچ ایم سی میں سورۃ التین کا درس، مرتبہ محمد عثمان غنی، صفحات: 40

vi۔**العطاوالنوال**: (مدنی مسجد سنجوال میں قرآن عزیز کا درس) مرتبہ: محمد عثمان غنی، صفحات: 32

vii۔ تحفہ **نور الکتاب از احباب کوہاٹ**: (نور ہاؤس میں درس قرآن)، مرتبہ: محمد عثمان غنی، دارالارشاد اٹک، بار اول اپریل 1990، ص: 32

viii۔درس **سورۃ الفاتحہ**:، مرتبہ: محمد عثمان غنی: دارالاشاد جامعہ مدینہ اٹک، ص: 54

ix۔درس **قرآن مجید**:، مرتبہ، محمد عثمان غنی، دارلاشاد اٹک

x۔درس **قرآن مجید و حدیث کی اٹھائیس سالہ مفصل روئید اد رو داد**: مطبوعہ دارالارشاد اٹک، مئی 1992

xi۔ **من اظلمت الی النور**: (لارنس پور میں درس قرآن مجید): دارالارشاد اٹک، بار الاول، جنوری 1992، ص: 32

اس کے علاوہ

xii۔**1934ء تا 1949ء**: شمس آباد، روزانہ بعد از نماز فجر درس قرآن عزیز سوائے درمیان کے دو سال

xiii۔**1942ء تا 1943ء**: **ان** سالوں میں جامع مسجد ڈلوال ضلع جہلم میں درس جاری رہا

xiv۔**1949ء تا 1953ء**: مرکزی جامع مسجد اٹک شہر میں بعد از نماز فجر درس قرآن عزیز اور بعد از نماز عشاء درس حدیث

xv۔**1953ء**: کے چند ماہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ایم۔ای۔ایس کی مسجد میں درس دیا۔

xvi۔**دروس ایبٹ آباد**: 1953ء تا 1962ء　۱۔جامع مسجد محلہ کنج جدید: روزانہ بعد از نماز فجر

۲۔ مسجد کریم پورہ: روزانہ بعد از نماذ عصر درس حدیث، ۳۔ مسجد کنج قدیم: روازانہ قبل از نماز عشاء درس قران عزیز

۴۔ مسجد کابلی ا ں: روزانہ بعد از نماز عشاء درس قرآن عزیز

xvii۔**1962ء تا 1964ء**: روازنہ بعد از فجر درس قرآن عزیز اور بعد از نماز عشاء درس حدیث، اور ہر ماہ کے آخری اتوار اور آخری جمعہ درس قرآن عزیز و حدیث منزل انوار القرآن بی۔258، لالہ رخ واہ کینٹ ضمنی طور پر درج ذیل مقامات پر درس جاری رہا مگر تکمیل نہ ہو سکی۔ پوسٹ آفس کالونی تربیلہ (اٹک)، جامع مسجد گل بہار کالونی پشاور، نور ہاؤس کوہاٹ، ٹیلی گراف کالونی، راولپنڈی صدر، موتی

محل مسجد لیاقت روڈ راولپنڈی، بر مکان الحاج ہیڈ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب مرحوم، کہوٹہ، کامرہ، ٹیکسلا، مسجد دالاالسلام، اسلام اباد، جامع مسجد خالو (نزد تربیلا ڈیم)، مدنی مسجد، سنجوال کینٹ بر مکان بر گیڈیئر محمد سلیم صاحب، رسالپور چھاؤنی، لارنس پور وولن ملز (اٹک)۔

مدینہ مسجد اٹک شہر میں بارہ دفعہ مکمل درس قرآن مجید ہو چکا ہے۔اور ایک دفعہ کا پورا سیٹ کیسٹوں کی شکل میں بھی موجود ہے۔

xviii۔درس قرآن مجید واہ کینٹ: درس قرآن مجید واہ کینٹ کی تاریخ اور اہم واقعات کو حضرت حاجی عثمان غنی صاحب نے "درس قرآن وحدیث کی دس سالہ مفصل روئیداد" کے عنوان سے 12 مئی 1992ء کو مرتب کیا۔

درس قرآن مجید کی طباعت واشاعت: آپ کے درس قرآن مجید کافی عرصہ ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور میں چھپتے رہے۔ 1971ء میں آپ نے اٹک سے ایک ماہوار رسالہ "الارشاد" جاری کیا جس میں آپ کے درس چھپتے رہے، یہ رسالہ 1972ء میں بند ہو گیا تھا اب تک آپ کے درس قرآن مجید کے سترہ مجموعہ جات کتابی شکل مین شائع ہو چکے ہیں۔

یہ وہ انقلابی دروس ہیں جس نے کئی سعادت مندوں کی زندگیاں بدل ڈالیں یہ درس 1964ء سے لیکر آج تک جاری ہے۔ یہ درس جس قدر آسان اور اسی قدر جامع اور دلنشین ہے ہر مسلمان کے لیے خصوصاً ائمہ مساجد، خطباء کرام، اور درس قرآن دینے والوں کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

وفات: ایک سورج تھا کہ تاروں کے گھرانے سے اٹھا　　آنکھ حیران ہے کیا شخص زمانے سے اٹھا

آپؒ 6 محرم 14/1418 مئی 1997 کو فوت ہوئے اور اپنے مدرسہ "جامعہ مدینہ "اٹک کے احاطے میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔ (آمین)۔[24]

خلاصہ بحث: حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی بیک وقت مصنف، مجتہد اور تاریخ اسلام کی انقلاب آفرین شخصیت تھے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اسلامی تعلیمات کو خالص کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی بنیاد پر پیش کیا اور اس ضمن میں وہ تمام آلودگیاں جو یونانی افکار و خیالات کے زیر اثر اسلامی تعلیمات میں راہ پا رہی تھیں یا عجمی مذہبیت کی حامل وہ صوفیانہ تعبیرات جو نیکی اور تقدس کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھیں ان سب کی تردید کی۔ ان کی حقیقت کو بے نقاب کیا اور ان کے برے اثرات سے عالم اسلام کو بچانے کے لیے عمر بھر سیف و قلم سے جہاد کرتے رہے۔ آپ کی تحریں آج تک اس ی طرح اہل ذوق میں مقبول ہیں جیسی ان کے دور میں تھیں۔ اور امید کی جا سکتی ہے کہ اہل علم آئندہ بھی ان کی بے مثال تحریروں کو اسی دلچسپی اور انہاک کے ساتھ پڑھتے رہیں گے۔ حالات وواقعات پر آپ کی نظر اس قدر عمیق اور دور رس تھی کہ آج بھی ان کی تحریریں پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ شاید یہ تحریریں اسی دور کے لیے لکھی گئی ہیں۔ آپ کی تصانیف نے بہت شہرت اور مقبولیت حاصل کی۔

حواشی وحوالہ جات

[1] عمران خان، علمائے چھچھ کے جلیل القدر علمی خانوادے، تحریر مولانا حافظ نثار احمد الحسینی، العلم پرنٹرز، اشاعت اکیڈمی، پشاور، دسمبر 2015ء، ص: 357-358

[2] تحصیل حضرو پنجاب کے انتہائی آخری سرے پر واقع ضلع اٹک کے شمال مشرق میں واقع ایک خوبصورت اور سرسبز و شاداب علاقہ ہے جو کہ 15 یونین کونسلز، 335 مربع کلو میٹر اور تقریباً 120 گاؤں پر مشتمل ہے۔ تاریخی طور پر اس کی ایک منفرد شان ہے۔ ضلع اٹک صوبہ پنجاب (پاکستان) کے شمال کی طرف واقع آخری ضلع ہے جو چھ تحصیلوں، 3 کنٹونمنٹ بورڈز، 72 یونین کونسلز، 455 موضع جات، تقریباً 800 دیہات اور 6875 مربع کلو میٹر پر پھیلا ہوا ایک خوبصورت علاقہ ہے۔ تاریخی اور علمی لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ضلع ہے۔ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کے ساتھ ایک مختصر انٹرویو، از محمد عثمان غنی، مرتب درس قرآن وحدیث واہ کینٹ، ص: 31

[3] امام اہل السنہ، شیخ الاسلام والمسلمین، مشہور فقہ حنفی کے عالم دین اعلیٰ مولانا احمد رضا خان بریلوی 14 جون 1856ء کو بھارت میں پیدا ہوئے۔ برصغیر پاک وہند میں اہلسنت کی ایک بڑی تعداد آپ ہی کی نسبت سے بریلوی کہلاتے ہیں۔ آپ کے ہزارہا فتاویٰ کا ضخیم علمی مجموعہ 30 جلدوں پر مشتمل فتاویٰ رضویہ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا انتقال 28 اکتوبر 1921ء کو ہوا۔)

[4] عمران خان، علمائے چھچھ کے جلیل القدر علمی خانوادے، تحریر مولانا حافظ نثار احمد الحسینی، ص: 357-358

[5] الحسینی، قاضی محمد زاہد، تذکرۃ مفسرین، دار الارشاد اٹک شہر، بار دوم، 1980ء، ص: 217

[6] سید نصرت بخاری، شخصیات اٹک، جمالیات پبلیکیشنز اٹک (پاکستان)، حصہ اول، 2017ء، ص: 103

[7] مولانا انور شاہ کشمیریؒ 26 نومبر 18785ء کو کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار دار العلوم دیوبند کے شیخ المحدثین میں ہوتا ہے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ نے کچھ کتب بھی تصنیف کیں۔ آپ نے 7 فروی 1933ء کو دیوبند میں وفات پائی۔

[8] عالم امام اور سیاستدان، شیخ عرب و عجم مولانا حسین مولانا حسین احمد مدنی (آپؒ 19 شوال 1296ھ / 1879ء) ہندوستان کے ایک مقام بانگڑ میو (اترپردیش) میں پیدا ہوئے۔ اخلاق و سیرت کے تمام خصائل و کمالات کا منبع تھے۔ دار العلوم دیوبند میں شیخ الحدیث اور صدر کے عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کے شاگردوں میں بہت سے تعلیم وتدریس قضا اور بڑے بڑے مناسب پر فائز ہوئے۔ بہت سی کتب بھی لکھیں۔ بلا آخر ایک جید عالم، ممتاز سیاستدان، قومی رہنما اور روحانی دنیا کا امام 12 جمادی اول 1373ھ، 5 دسمبر 1957ء، کو اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

[9] عمران خان، وادی چھچھ کے جلیل القدر علمی خانوادے، تحریر مولانا حافظ نثار احمد الحسینی، ص: 358تا360

[10] محمد اکبر شاہ بخاری، حافظ، پچاس جلیل القدر علماء، المیزان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، 2006ء، ص: 196

[11] اردو ادب کے نامور سیرت نگار، عالم، مورخ اور مصنف، مولانا سید سلیمان ندویؒ 22 نومبر 1884ء کو لکھنؤ انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بہت سی کتب تصنیف کیں۔ آپ کی مشہور کتاب سیرت النبی ﷺ ہے جس کی دو جلدیں آپ کے استاد محترم علامہ شبلی نعمانی نے لکھیں اور باقی کی چار جلدیں آپ نے مکمل کیں۔ ہجرت کے بعد حکومت پاکستان کی طرف سے تعلیمات اسلامی بورڈ کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ کا انتقال 22 نومبر 1953ء کو ہوا۔

[12] حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کے ساتھ ایک مختصر انٹرویو، از محمد عثمان غنی، ص: 34

[13] سید نصرت بخاری، شخصیات اٹک، حصہ اول، ص: 103

[14] برق، ڈاکٹر غلام جیلانی، میری داستان حیات، غلام علی پرنٹرز اچھرہ لاہور، 1989ء، ص: 155

15 عمران خان، وادی چھچھ کے جلیل القدر علمی خانوادے، تحریر مولانا حافظ نثار احمد الحسینی، ص: 363۔364

16 ایضاً، ص: 367۔368

17 الحسینی، قاضی محمد زاہد، تذکرۃ مفسرین، ص: 217

18 الحسینی، قاضی محمد زاہد، تفسیر تعلیم القرآن (سورہ البقرہ)، ڈائریکٹر تعلیمات پشاور سرکلر نمبر 5395۔5042 مجریہ، 22 ستمبر 1960ء

19 الحسینی، قاضی محمد زاہد، حافظ نذر احمد، رہنمائے ترجمہ قرآن کریم، تعلیم القرآن ٹرسٹ راہوالی، گوجرنوالہ، اگست 1969ء

20 الحسینی، قاضی محمد زاہد، حفاظت قرآن مجید از فتنہ تحریف، انجمن اشاعت قرآن وحدیث، اٹک، طبع اول، دسمبر 1990ء

21 الحسینی، قاضی محمد زاہد، قواعد ترجمہ القرآن، دارالارشاد اٹک، بار سوم، 1976ء

22 الحسینی، قاضی محمد زاہد، احکام القرآن، ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور، س: ن م

23 الحسینی، قاضی محمد زاہد، عقلمند کا کردار، مرتبہ: محمد عثمان غنی، دارالارشاد اٹک، 1990ء

24 عمران خان، وادی چھچھ کے جلیل القدر علمی خانوادے، تحریر مولانا حافظ نثار احمد الحسینی، ص: 368